سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار۔ تمام مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں (رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷)

جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سیدنا نور الدین رضؓ خلیفہ اول کی تحریک وار شاد پر حضرت اولوالعزم صاحبزادہ صاحب میرزا بشیر الدین محمود احمد فضل عمر مصلح موعود خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی سرپرستی میں زندہ ہوا۔

شرح قیمت جو پیشگی ادا ہوگی
خواص سے عوام سے ۵ غ
ہندوستان سے باہر سے ۶ غ
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے (مفت)

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ط

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک وہ قوم اپنی حالت کو بدلے۔

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

بیادر بزم مسناں تابہ بینی عالمی دیگر ۔ بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمی دیگر

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

جلد (۱۸) | مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۱۴ء مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۳۲ ہجری نبوی صلعم | نمبر (۲۸)

الحکم کے فائلوں کی رعایتی قیمت کا اعلان

(۷ جولائی سے لیکر ۷۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء تک)

الحکم کے دوبارہ اجراء سے بہت سی مالی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ بورڈ آف ٹرسٹیز نے تو آجتک روپیہ قرض لیکر اخبار جاری رکھا ہے اور کسی حد تک بعض سرپرستان الحکم نے بھی بورڈ مذکور کو مدد دی ہے مگر یہ مدد موجودہ ضروریات کو پورا کرنے کیلئے ناکافی ہے۔ ایسی حالت میں ہمارے بعض مہربان بجائے مدد دینے کے الحکم کے وی پی وصول کرنیسے انکار کرتے ہیں اور کارخانہ کو ضعف پہنچاتے ہیں۔ اس بوجھ کو اور بھی ہلکا کرنے کیلئے ہم نے مناسب سمجھا ہے کہ الحکم کے گذشتہ سالوں کے فائلوں کی قیمت میں رعایت کر دیجائے چنانچہ **سنہ ۱۹۰۳ء سے لیکر سنہ ۱۹۰۸ء تک** کے چھ سالوں کے فائل بجائے ساٹھ روپے کے صرف چالیس روپے میں دیئے جائینگے۔ **سنہ ۱۹۰۹ء سے لیکر سنہ ۱۹۱۳ء تک** ۵ سالوں کے فائلوں کی قیمت جو خلافت اول کے زمانہ میں لکھے گئے ہیں بیس روپے پر دیئے جائیں گے۔

اور سنہ ۱۹۰۳ء سے پہلے کے فائل جنکی کاپیاں بلکل تھوڑی تعداد میں موجود ہیں اور جو بالکل نایاب ہیں

ان میں سے ہر ایک فائل پندرہ روپیہ پر دیا جائے گا!۔

جو لوگ الحکم کی لائف سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ سلسلہ احمدیہ کا سب سے پہلا اخبار ہے جس کو سلسلہ کی خدمت کرتے آج اٹھارہ سال کا عرصہ گذرتا ہے فائل کوئی آجکل کے اخباروں کی حیثیت نہیں رکھتے بلکہ ان کا ایک ایک صفحہ بیش بہا خزانوں سے پر ہے اور یہ تمام فائل سلسلہ کی ایک مکمل تاریخ ہیں۔

ان کے مطالعہ سے انسان آج بھی ایسا ہی فائدہ اٹھا سکتا ہے جیسا کہ آج سے کئی سال پیشتر فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ اگر ہمارے دوست فائلوں کی خریداری کیطرف متوجہ ہوں تو ایک تو ان کو تھوڑی قیمت میں قیمتی خزانہ مل جائیگا اور دوسرا الحکم کی موجودہ مالی مشکلات میں مدد ہو جائے گی!۔

(مینیجر)

سید میر حامد شاہ صاحب کی نظم کے متعلق ایک ضروری اعلان

۲۸ فروری ۱۹۱۴ء کے الحکم میں ہم نے حضرت سید میر حامد شاہ صاحب کی ایک نظم کے متعلق اعلان کیا تھا جو انہوں نے ایک رویا صالحہ کی بنا پر الحکم کی اعانت کیلئے ہمارے پاس بھیجی تھی اور جسکے متعلق اسی رویاء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو حکم دیا کہ الحکم کو دیدو وہ اس کو چھاپے اور اسکی قیمت سے اپنے پاس رکھے۔ افسوس حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات اور دیگر قومی کشمکش نے ہمیں فرصت نہ دی کہ ہم اس کام کو بہت جلد پورا کر کے اپنے دوستوں کی خدمت میں وہ عجیب نظم پیش کریں آج ہم اپنے بھائیوں کو مطلع کرتے ہیں کہ نظم عنقریب نہایت عمدہ کاغذ پر شایع ہونیوالی ہے۔ خریداری کی درخواستیں مینیجر الحکم کے پاس فوراً آجانی چاہئیں الحکم کا انتظام ایک بورڈ کے سپرد ہو چکا ہے اور اس نظم کو سات روپے پر خریدنا الحکم کی ایک طرح کی اعانت کرنا ہے۔ امید ہے اگر ہمارے دوست اس کار خیر میں حصہ لینگے تو الحکم کی آئندہ کی مشکلات کا سوال ایک حد تک حل ہو جائیگا۔ اور بورڈ مذکور کو بھی اسکو مضبوط کرنیمیں بہت کچھ آسانی ہو جائیگی *

ڈاکٹر بشارت احمدؐ کی ایمانداری کا نمونہ

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے ۱۱ جنوری کے پیغام میں ختم نبوۃ پر ایک مضمون لکھا ہے۔ جس کا جواب دیا جا چکا ہے۔ اس میں آپ مفصلہ ذیل عبارت حضرت اقدس سے منسوب کرتے ہیں:۔

"چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی یہی فرماتے ہیں:۔ کہ

"کیا کوئی عقل تجویز کر سکتی ہے کہ اسلام کیلئے یہ مصیبت کا دن دیکھنا باقی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایک نبی بھی آجائیگا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو (معاذ اللہ) جھٹلائیگا۔ جو آپ نے بارہا فرمایا تھا۔ یعنی لا نبی بعدی اور اپنی نبوۃ سے آپ کی ختم نبوۃ کی مہر کو توڑ دے گا۔ یا آنحضرت صلعم کی فضیلت خاتم الانبیاء کی چھین لیگا"

کیا ڈاکٹر بشارت احمدؐ بتا سکتے ہیں کہ یہ عبارت کس کتاب یا ڈائری میں ہے اگر نہ بتا سکیں تو آیا ایک مومن کیلئے یہ شرم کی بات ہے یا نہیں؟ کہ وہ مسیح موعود سے ایسا قول منسوب کرتا ہے جو انہوں نے نہیں فرمایا بلکہ اس قول کی تحریف کرتا ہے۔ البتہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸ پر یوں لکھا ہوا موجود ہے

"یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ نماز کے لئے مساجد کیطرف دوڑیں گے تو وہ کلیسیا کیطرف بھاگے گا۔ اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا۔ اور جب لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کیطرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کیطرف متوجہ ہوگا۔ اور شراب پیئے گا اور سؤر کا گوشت کھائیگا اور اسلام کے حلال و حرام کی کچھ پرواہ نہیں رکھیگا۔ کیا کوئی عقل تجویز کر سکتی ہے کہ اسلام کیلئے یہ مصیبت کا دن بھی باقی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی بھی آئیگا کہ جو مستقل نبوت کیوجہ سے آپ کی ختم نبوت کی مہر کو توڑ دے گا۔ اور آپ کی فضیلت خاتم الانبیاء ہونے کی چھین لیگا۔ اور آپ کی پیروی سے نہیں بلکہ براہ راست مقام نبوت حاصل رکھتا ہوگا۔ اور اس کی عملی حالتیں شریعت محمدیہ کے مخالف ہونگی اور قرآن شریف کی صریح مخالفت کر کے لوگوں کو فتنہ میں ڈالے گا اور اسلام کی ہتک عزت کا موجب ہوگا۔ یقیناً سمجھو کہ خدا ہرگز ایسا نہیں کرے گا"

دیکھئے اس حوالہ اور ڈاکٹر بشارت احمدؐ کے حوالہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ حضرت اقدس ایک ایسے نبی کا امتناع لکھ رہے ہیں کہ جو کعبہ کو چھوڑ کر کلیسیا کیطرف لے جائے۔ مستقل نبوت کا مدعی ہو۔ اور آپ کی پیروی سے نہیں بلکہ براہ راست مقام نبوت حاصل رکھتا ہو۔ اور اس کی عملی حالتیں شریعت محمدیہ کے مخالف ہوں۔ اور ڈاکٹر صاحب "ایسا" کو اڑا کر اور اس کے آگے کی تمام عبارت کچھ کی کچھ بنا کر اور ہی بات بیان کرتے ہیں۔ کیا یہ ایمانداری اور تقویٰ ہے؟ حضرت اقدس کا فقرہ جسپر میں نے نشان کر دیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ایسا نبی اس امت محمدیہ میں آسکتا ہے جو آپ کی پیروی سے ہو اور براہ راست مقام نبوت پانیکا مدعی نہ ہو۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے مقام نبوت پائے۔ چنانچہ صفحہ ۲۷ و ۲۸ پر آپ نے اسبات کو خوب کھول دیا ہے اور لکھا ہے:۔

"جس آنیوالے مسیح موعود کا حدیثوں میں پتہ لگتا ہے اس کا انہیں حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے۔ کہ وہ نبی بھی ہوگا اور امتی بھی۔ مگر کیا مریم کا بیٹا امتی ہو سکتا ہے؟ کون ثابت کریگا کہ اس نے براہ راست نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے درجۂ نبوت پایا تھا۔ دیکھو اس آخری فقرہ سے بھی ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے درجۂ نبوۃ مل سکتا ہے۔ اور امتی کہلانے سے نبی ہونے میں فرق نہیں آسکتا۔ چنانچہ حضرت اقدس لکھتے ہیں براہین احمدیہ حصہ پنجم "نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانیوالا ہو شریعت کا لانا اسکے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت نبی کا متبع نہ ہو" راولپنڈی کے احباب ڈاکٹر صاحب سے جواب طلب کریں۔ اور اس سے حوالہ پوچھیں"

وصیت منسوخ

ڈاکٹر بشارت احمدؐ نے وصیت واپس لینے کا اعلان کیا ہے گو خود اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو مقبرہ بہشتی سے نکال لیا۔ ہمیں ایسی باتوں سے کوئی تعجب نہیں ہوتا۔ کیونکہ حضرت اقدس پہلے ہی الوصیت میں رقم فرما گئے ہیں۔

"اگر کوئی وصیت کر کے پھر کسی اپنے ضعف ایمان کی وجہ سے منکر ہو جائے یا اس سلسلہ سے روگردان ہو جائے تو گو انجمن نے قانونی طور پر اس کے مال پر قبضہ کر لیا ہو پھر جائز نہ ہوگا کہ وہ مال اپنے قبضے میں رکھے بلکہ وہ تمام مال واپس کرنا ہوگا۔ کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں اور خدا کے نزدیک ایسا مال مکروہ اور رد کرنے کے لائق ہے"

(الوصیت صفحہ ۴)

حضرت مسیح موعودؑ کی نبوۃ

مفصلہ ذیل اقتباس اہلحدیث سے صرف اس واسطے کیا جاتا ہے کہ وہ بات جسکے مسلمان خلافت منکر ہیں۔ وہ ایسی کھلی کھلی ہے کہ ایک عنید سے عنید دشمن بھی اس کا اقرار کرنے پر مجبور ہے کیا ان لوگوں کی حالت سے جو مسیح موعود کی نبوۃ کا انکار کر رہے ہیں۔ اور جنکی ایمانداری کا نمونہ اوپر دکھایا جا چکا ہے ایک دشمن حق سر بھی نیچے گر گئی؟ اب آپ مضمون پڑھیئے:۔

"۲۷ مئی کے قادیانی اخبار الفضل میں لکھا ہے:۔

"اگر ہم میں نبی نہیں تو مرنے کا مقام ہے"

اس کے جواب میں لاہوری پارٹی اس سے منکر ہے وہ قادیانی پارٹی کو مندرجہ ذیل الزام دیتی ہے:۔

(۱) دوسرے تمام جہان کے مسلمانوں کا نام بلا استثناء کافر رکھنا اور اس میں یہانتک تشدد دکھانا کہ اگر کوئی دلمیں حضرت مرزا صاحب کو سچا یقین کرے اور زبان سے بھی آپ کے دعوی کا انکار نہ کرے لیکن بلیت میں توقف کرے تو وہ بھی کافر ہے۔ یہ پہلا مسئلہ ہے جو خلاف تعلیم اسلام و خلاف تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپنے ایجاد کیا۔

(۲) حضرت مرزا صاحب کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے فرد ہیں آپ کی تعلیم کے خلاف نبی اللہ بنایا اور آپ کی نبوت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں کوئی فرق نہ کرنا یہ دوسرا مسئلہ ہے جو آپ نے نکالا ہے

(۳) آیت مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ کی پیشگوئی کا مصداق محمد رسول اللہ صلعم کی بجائے حضرت مرزا صاحب کو سمجھنا یہ تیسرا مسئلہ ہے جو آپکی اختراع ہے۔

(۴) حضرت مرزا صاحب کو ان نبیوں اور رسولوں میں داخل کرنا جن کو خدا نے جزو ایمان اور رکن اسلام قرار دیا یعنی جب تک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ساتھ مرزا غلام احمد صاحب کے نبی ہونے کا اقرار نہ کیا جاوے۔ تب تک کسی مسلمان کو نہ سمجھنا یہ چوتھا مسئلہ ہے جو صاحبزادہ صاحب نے اسلام کے

پانچ رکنوں کے علاوہ اسلام کا چھٹا رکن بنانیکے لئے نکالا ہے۔

(۵) حضرت نبی کریم کے بعد ۱۳۰۰ سو برس کے بعد آج یہ ماننا کہ ہم میں نبی آیا۔ اور آئندہ بھی (نبی) آئیں گے اور اسبات کو بلاواسطہ فرشتہ کے خدا کا کلام بتانا یہ پانچواں مسئلہ ہے جو صاحبزادہ صاحب اپنے الہام کی بنا پر بنایا ہے۔ × × ×

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کی تقریر

مدرسہ احمدیہ و ہائی سکول کے طلباء کو بہ تقریب تعطیلات موسم گرما جبکہ وہ اپنے اپنے گھروں کو جا رہے تھے۔ حضرت خلیفہ ثانی نے مسجد اقصیٰ میں ۔ ۔ ۔ مفصلہ ذیل نصائح فرمائیں۔ تقریر منشی غلام نبی صاحب بلانوی ملازم اخبار "الفضل" نے بر اٹوٹیٹ طور پر لکھ کر الحکم کو چھاپنے کیلئے دی ہے جو بڑے شکریہ کیساتھ درج اخبار کی جاتی ہے (ایڈیٹر)

آپ نے ان اللہ یامرکم بالعدل والاحسان وایتائ ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشائ والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون پڑھ کر

فرمایا کہ بہت سے بچے یہ خیال کرتے ہیں کہ احکام شریعت ہمارے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ ہم سے بڑوں کیلئے ہیں۔ میرے خیال میں جو وقت کوئی لڑکا یہ بات کہتا ہے اسی وقت سے وہ شریعت کے احکام کے نیچے ہے۔ کیونکہ وہ شریعت کے احکام کو سمجھنے کی اہلیت رکھتا ہے اسی لئے تو وہ کہتا ہے کہ یہ کام میرے کرنے کے نہیں۔ بلکہ مجھ سے بڑوں کیلئے ہیں۔ پس اسی وقت سے اس بچے پر شریعت فرض ہو جاتی اور وہ مواخذہ کے نیچے ہوتا ہے باقی رہا یہ کہ بچے کر ہی کیا سکتے ہیں؟ یہ ایک وہم ہے۔ اسلئے بیشتر اس کے کہ میں تم کو کچھ نصائح کروں یہ بتاتا ہوں کہ بچے کیا کر سکتے ہیں؟

پہلا بچہ

پہلا واقعہ جو اسلامی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا واقعہ ہے۔ اب تم دیکھتے ہو کہ کس طرح بنی اسرائیل عرب میں پھیلے ہوئے ہیں۔ لیکن کیا تمہیں معلوم ہے کہ انہیں کیونکر ترقی ہوئی۔ اور کس طرح انہوں نے عزت حاصل کی۔ یہ بات میں تمہیں بتاتا ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر جب اسی برس کی ہوئی۔ تو ان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا۔ جب اسکی اتنی عمر ہوئی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ دوڑنے لگے (پانچ سات سال کی عمر میں بچہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ باپ چلے اور بچہ دوڑے) تو انہوں نے رویا میں دیکھا کہ میں اپنے اس بچے کو ذبح کر رہا ہوں۔ چونکہ انبیاء کو اپنے رویاء پر بڑا یقین ہوتا ہے۔ اسلئے حضرت ابراہیم نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل سے رویا بیان کی (تم اپنے دلوں میں خیال کرو اگر تمہیں ماں باپ کہیں کہ ہم ذبح کرتے ہیں تو تم گھر گھسو بھی نہ اور کہیں بھاگ جاؤ) اس چھوٹے سے بچے نے کیا ہی لطیف جواب دیا۔ کہا۔ باپ رویا میں جو حکم خدا تعالےٰ نے آپ کو دیا ہے اس کو پورا کرو۔ میں بڑی خوشی سے اس بات کیلئے تیار ہوں۔ اس سے تم اندازہ کر سکتے ہو کہ کتنی چھوٹی عمر میں بچہ اپنی خدمت کو دین کے کاموں میں لگا سکتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کو ساتھ لے گئے اور اپنی آنکھوں پر اور انکی آنکھوں پر بھی پٹی باندھ کر ذبح کرنے لگے۔ تو خداوند تعالےٰ نے کہا کہ ہم تو تمہاری آزمائش کرتے تھے جاؤ جا کر دنبہ ذبح کر دو۔ پھر خدا تعالےٰ نے ان سے وعدہ کیا کہ چونکہ تم نے میری مرضی پر اپنا کام کیا ہے اسلئے جس طرح آسمان کے ستارے گنے نہیں جا سکتے اسی طرح تمہاری نسل بھی گنی نہیں جا سکے گی۔ یہ اس فعل کا اس اعتقاد کا اور اس فرمانبرداری کا نتیجہ تھا۔ جو کہ اسماعیل علیہ السلام سے ظاہر ہوئی۔ کہ انکی نسل سے ہی آخر ایک ایسا انسان پیدا ہوا جو کہ تمام دنیا کی ہدایت اور راہ نمائی کا باعث ہوا۔ یہ ایک بچے کا فعل تھا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے ہادی ہمارے راہ نما محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسی کی نسل سے پیدا ہوئے

دوسرا بچہ

اس کے بعد ایک اور بچے کا حال سناتا ہوں۔ تم تو تھوڑی سی بات کیلئے گھر سے باہر جاتے ہو تو گھبرا جاتے ہو۔ حضرت یوسف علیہ السلام بنی اسحٰق میں سے ایک چھوٹے بچے تھے جنکو اپنے بھائیوں نے فروخت کر دیا۔ آپ فروخت ہو کر مصر میں پہنچے۔ چونکہ آپ بہت خوبصورت تھے۔ اسلئے جس گھر میں رہتے تھے اس گھر کی عورت نے جو کہ نوجوان تھی۔ انہیں پھسلانا چاہا لیکن جب اس نے فعل بد کے لئے بلایا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ میں اس کو بہت بڑا گناہ سمجھتا ہوں۔ چونکہ وہ عورت حاکمہ تھی اس نے دباؤ ڈالنا چاہا اسلئے آپ مجبور ہو کر بھاگے۔ اس نے پیچھے سے قمیص پکڑ لی جو کہ پھٹ گئی۔ اتنے میں سامنے سے اس کا خاوند آ گیا تو عورت نے جھوٹے بہتان اور الزام لگانے شروع کر دیئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے دعا مانگی کہ الٰہی میں ان خبیثوں اور بدمعاشوں کی صحبت سے قید خانہ کو بہتر سمجھتا ہوں۔ آخر کار آپ قید خانہ میں گئے اور وہاں مدتوں رہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے بادشاہ کو رویاء دکھائی اس رویا کے بتانے کی وجہ سے آپ بادشاہ کی خدمت پر مامور ہو گئے۔ آپ کے سب رشتہ دار آ کر آپ کو ملے اور آرام کی زندگی بسر کرنے لگے۔ اس نیکی کا اظہار ان سے کس عمر میں ہوا۔ اسی عمر میں جو کہ تم میں سے بہت سے بچوں کی ہے

تیسرا بچہ

پھر مسلمانوں میں چھوٹی چھوٹی عمر کے لڑکوں نے بڑے بڑے کارہائے نمایاں کئے ہیں۔ اسامہ بن زید جن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار کے لشکر پر افسر مقرر کیا تھا۔ ایک سترہ سالہ نوجوان تھے تمہیں تعجب ہوگا۔ کہ حضرت عمرؓ خالد بن ولید۔ ابو عبیدہ اور بڑے بڑے عمائد ان کے ماتحت کر دیئے گئے تھے۔ پھر یہ نہیں کہ ان کو یونہی مقرر کر دیا گیا تھا بلکہ جنگ میں ان کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔ اور وہ فتحمندی سے واپس آئے ایک اور واقعہ ابن ابی لیلیٰ کا مشہور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کوفی لوگ آتے اور شکائتیں کرتے۔ کہ گورنر خراب ہے۔ اس سے ان کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ گورنر بدلتے رہیں۔ اور کوئی ایک گورنر جم کر نہ رہنے پائے۔ حضرت عمر کہا کرتے تھے کہ جب تک گورنر بنانے کے قابل کوئی آدمی مل سکتا ہے۔ اور حکومت میں فرق نہیں آتا۔ گورنر بدلتے رہو کیونکہ یہ شریر لوگ ہیں۔ ایک دفعہ آپ نے ایک گورنر بھیجا جسکی عمر ۱۹ سال کی تھی۔ تو کوفیوں نے سمجھا کہ یہ ایک بچہ سا آیا ہے آؤ پہلے دن ہی اس کو ذلیل کر دیں۔ جب دربار لگا تو ایک شخص نہایت متین صورت بنا کر آگے بڑھا اور پوچھا کہ حضرت آپکی عمر کیا ہے (اسکی غرض یہ تھی کہ جب میں عمر پوچھونگا تو چونکہ چھوٹی عمر بتائیگا۔ اسلئے ہم ہنس پڑیں گے اور شرمندہ ہو جائیگا۔) تو انہوں نے جواب دیا کہ میری عمر اسامہ کی عمر سے جسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑے بھاری لشکر کا افسر بنا کر شام کو روانہ کیا تھا دو سال زیادہ ہے۔ کوفہ والوں نے جب یہ جواب سنا تو خاموش ہو گئے اور باہر آ کر کہنے لگے کہ یہ بڑا ہوشیار ہے۔ اس کو کچھ نہ کہنا۔ اسی طرح اور کئی ایک عظیم الشان واقعات ہیں۔ جو کہ چھوٹے بچوں کی خدمات کی وجہ سے ہی ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

چوتھا یا نواں بچہ

جنگ بدر میں ابوجہل کو مارنے والے دو لڑکے ہی تھے۔ جنکی عمر چودہ چودہ سال کی تھی۔ عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ میں جنگ بدر میں کھڑا ہوا تھا خیال کر رہا تھا کہ میرے ارد گرد بچے ہی ہیں۔ اگر میں نے حملہ کیا تو کوئی

مجھ پر وار کر کے مجھے ہلاک کر دیگا۔ کیونکہ یہ لڑکے میری مدد نہیں کر سکینگے۔ میں ابھی انہی خیالات میں مستغرق تھا کہ اب کیا کروں۔ کہ ایک لڑکے نے مجھے کہنی ماری اور پوچھا۔ کہ ابوجہل جو کہ بڑا شریر اور بدمعاش ہے کہاں ہے مجھے بتاؤ تاکہ میں اس کو قتل کر دوں۔ میں یہ بات سنکر گھبرا گیا۔ ابوجہل قلب لشکر میں کھڑا ہدایات دے رہا تھا۔ اور اس کے ارد گرد سپاہی اور دو بڑے بہادر جرنیل محافظت کیلئے کھڑے تھے۔ جن میں سے ایک اس کا بیٹا عکرمہ بھی تھا۔ میں نے ابھی ابوجہل کو بتایا نہ تھا۔ کہ دوسرے لڑکے نے بھی اسکا پتہ پوچھا۔ اور میں ابھی اشارہ نہیں کرنے پایا تھا کہ عقاب کی طرح دونوں لڑکے ابوجہل پر جا گرے گو ابوجہل کے محافظوں میں سے کسی نے ایک لڑکے کا ہاتھ کاٹ دیا۔ لیکن انہوں نے ابوجہل کو زخمی کر دیا تھا جو کہ گر پڑا تھا اور پھر جانبر نہ ہو سکا سارے لوگ دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ گئے۔ مگر یہ دو لڑکے ابوجہل کو قتل کر کے واپس آ گئے۔

ہر ایک دین کی خدمت کر سکتا ہے

تو تم یہ خیال مت کرو کہ ہم کچھ خدمت نہیں کر سکتے۔ ایک پانچ برس کے بچے سے لے کر جتنی زیادہ عمر ہوتی جاتی ہے۔ اتنی ہی زیادہ خدمت ہو سکتی ہے۔ تو پہلے اپنے دلوں سے ان وہموں کو نکال دو۔ وہ قومیں جن میں کے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اسلام نے کوئی فوج مقرر نہیں کی۔ یہ یورپ کا طریق ہے یا ایشیا کا۔ اسلام نے ہر ایک مسلمان پر فوج کی خدمت مقرر کی ہے۔ اور یہ قاعدہ رکھا ہے کہ جب وقت شکر گی ضرورت ہو۔ اعلان کر دیا جائے۔ پس اس اعلان پر ہر مسلمان کا فرض ہے کہ لڑنے کیلئے نکلے تو جسطرح اسلام نے جسمانی فوج مقرر نہیں کی۔ اسی طرح روحانی فوج بھی کوئی خاص نہیں رکھی۔ اسلئے جو کوئی بھی لا الہ الا محمد رسول اللہ کہتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ جہاں کہیں بھی تبلیغ کی ضرورت ہو۔ وہ نکلے اور ہر رنگ میں اسلام کی خدمت کرے۔

عورتوں کی خدمتیں

اسلام میں لڑکے تو الگ رہے عورتیں بھی خدمات کرنے میں شامل ہیں اور انہوں نے بھی بڑی بڑی خدمتیں کی ہیں۔ زخمیوں کو مرہم لگانا۔ پیاسوں کو پانی پلانا مردوں کو اٹھا کر لانا وغیرہ کاموں کیلئے عورتیں بھی جنگوں میں جایا کرتی تھیں۔ ایک تواریخ میں بایں الفاظ لکھا ہے کہ جنگ کے موقعہ پر عورتوں اور بچوں کا کام مردوں کی خبر گیری کرنا ہوتا تھا۔!!!۔

اپنے فرائض کو پہچانو

تو تم اپنے کاموں سے یہ کہہ نہیں چھوٹ سکتے کہ ہم بچے ہیں تم اپنے فرائض کو پہچانو! اور ان کے ادا کرنے کی کوشش کرو۔ ہر ایک قوم اسوقت ترقی کر سکتی ہے۔ جبکہ اسکے چھوٹے بڑے سب اپنے فرائض کو پہچانیں۔ اور پھر ان کے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تو تم اول اس بیہودہ خیال کو دل سے دور کرو۔ کہ ہم کچھ کر نہیں سکتے۔ تم بڑے بڑے عظیم الشان کام کر سکتے ہو۔ تم وہی کام کر سکتے ہو۔ جو حضرت اسماعیل۔ حضرت یوسف۔ عمار۔ ابن ابی لیلیٰ نے کئے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دربار میں جبکی عمر چھوٹی تھی۔ بڑھ بڑھ کر بیٹھتے تھے۔ بعض لوگوں نے شکایت کی حضرت عمر رضؓ نے امتحان کے طور پر سب سے ایک سورۃ پوچھی۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتا دی۔ لیکن باقی سب فیل ہو گئے۔ تو تم یہ خیال دل سے نکال دو۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں یہ کام نہیں کر سکتا۔ وہ سست ہو جاتا ہے۔ لیکن مرد۔ عورت۔ بوڑھا۔ بچہ کبھی سست نہیں ہوتا۔ یہ پہلا خیال ہے جو اسلام ہر ایک انسان کے دل میں پیدا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم کہ انسان تو بڑے بڑے اعلیٰ کام کر سکتا ہے پس تم یہ نہ سمجھو کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ اسکے بعد اسلام کا خلاصہ اس آیت سے تمہیں سناتا ہوں۔ جو کہ میں نے پہلے پڑھی ہے

اسلام کا خلاصہ

ان اللہ یامر بالعدل۔ سنو! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے۔ اور وہ حکم یہ ہے کہ عدل کرو عدل کا لفظ گو چھوٹا سا ہے۔ لیکن اسمیں بہت بڑے کے رکھتا ہے۔ عدل کے یہ معنے ہیں کہ جیسا کام ہو۔ اس کے مقابلہ میں ویسا ہی بدلہ دینا تم دیکھ لو کہ جو آدمی ہر کام میں عدل کو مدنظر رکھتا ہے وہ کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ تمہارے کاموں میں بھی عدل کی ضرورت ہے۔ تم کئی سبق پڑھتے ہو ان میں سے دیکھ لو کہ کونسا مضمون زیادہ وقت لینے کا مستحق ہے اور کونسا کم پھر اسکے مطابق جو محنت کریگا وہ ضرور کامیاب ہو جائیگا۔ لیکن اگر ایک طالبعلم سارا دن اردو کھدس کے شوق پڑھتا رہے اور کہے کہ چونکہ میں سارا دن پڑھتا رہتا ہوں اسلئے کامیاب ہو جاؤں گا تو یہ غلط بات ہے اور وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔ پس اس کے ناکام ہونیکی یہی وجہ ہے کہ اس نے پڑھائی میں عدل نہیں کیا تو جسقدر وقت کسی مضمون پر لگتا ہے اتنا ہی لگاؤ۔ اور ان اللہ یامر بالعدل کو مدنظر رکھو اب تم گھر جاؤ گے تمہارے دوست آشنا کہیں گے کہ آؤ کرکٹ کھیلیں۔ فٹ بال کھیلیں یا اور کوئی کھیل کھیلیں تو تم ان کو یہ سنا دینا ان اللہ یامر بالعدل یعنے اللہ تعالیٰ عدل کا حکم دیتا ہے اسلئے میں اس وقت کھیل نہیں سکتا۔ اسلام کھیلنے سے منع نہیں کرتا۔ قرآن شریف میں کھیل کا ذکر ہے دنیا کی زندگی کو اللہ تعالیٰ نے کھیل سے تشبیہ دی ہے چونکہ دنیا کی زندگی میں کھانا پینا بھی شامل ہے اور کھانے پینے کے لئے حکم ہے کلوا واشربوا ولا تسرفوا۔ پس جہاں دنیا کی زندگی کو کھیل کود سے تشبیہ دی ہے وہاں یہ بھی بتا دیا ہے کہ اس میں اسراف نہ کرو۔ تو معلوم ہوا کہ کھیلوں میں بھی اسراف نہ ہونا چاہیئے۔ تم گھروں میں جا کر پڑھنے کے وقت مقرر کر لینا۔ اس وقت کسی کھلانیوالے کی بات نہ ماننا لیکن جب تم پڑھائی کر چکو تو کھیلو۔ اگر تمہیں اس وقت کھیلنے سے کوئی منع کرے تو تم اس کو بھی یہی سنا دینا کہ ان اللہ یامر بالعدل خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ ہر کام میں عدل کرو اسلئے میں اس وقت کھیلتا ہوں کیونکہ یہ میرے کھیلنے کا وقت ہے۔ وہ لڑکا جو کھیلتا نہیں اور اپنی صحت کی حفاظت نہیں کرتا۔ وہ عدل کے خلاف کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ورزش کیلئے ٹہلا کرتے تھے۔ میں بھی چونکہ کاموں کی کثرت کی وجہ سے باہر سیر کو نہیں جا سکتا۔ اسلئے گھر میں ہی ٹہل لیا کرتا ہوں۔ تو کسی نہ کسی رنگ میں ورزش ضرور کرنی چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سوگریاں پھیرا کرتے تھے۔ تو جب نبی ورزش کیلئے ایک وقت نکالتا ہے تو وہ کون ہے جو بچوں کو ورزش کرنے سے روکے۔ اس لئے تم خوب کھیلو مگر عدل کو مدنظر رکھنا۔ پڑھائی کو مار ہی نہ دینا۔ پڑھائی اور کھیل تمہاری دو بیویاں ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ جسطرح آجکل لوگ دوسری بیوی کرنے کی وجہ سے پہلی کو معلقہ کر دیتے ہیں اور اس کی خبر بھی نہیں لیتے۔ اسی طرح تم کرو کہ یا تو بالکل پڑھائی کی طرف ہی جھک جاؤ۔ یا کھیل کود میں لگ جاؤ۔

عبادت میں عدل

پھر اس کے بعد تمہارے لئے اور عدل ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر تم پڑھنا شروع کر دو یا کھیلنے لگو تو جو وقت عبادت کا وقت آئے سب کاموں کو چھوڑ کر اس میں لگ جاؤ۔

کھیلوں میں عدل

پھر کھیلوں میں بھی عدل ہونا چاہیئے۔ بعض کھیلیں اخلاق کو بگاڑنے والی ہوتی ہیں۔ اور بعض سے ورزش مقصود ہوتی ہے تو ایسی کھیلیں جنسے اخلاق بگڑتے ہیں۔ مثلاً تاش گنجفہ۔ اور چوسر وغیرہ ان سے بچو۔ کیونکہ یہ عدل کے خلاف ہیں حضرت صاحب گیڑیاں کھیلنا بھی پسند کرتے تھے بشرطیکہ انمیں جوا نہ ہو اور صحبت خبیث اور رذیل لڑکوں کی نہ ہو غرض وہ کھیلیں کھیلو جن میں ہار جیت کی بات نہ ہو! بلکہ جن سے ورزش ہوتی ہو کیونکہ تمہیں کھیل کی اسلئے اجازت ہے کہ تمہارے دماغ تازہ ہوں اور تمہاری صحت قایم رہے لیکن اگر تم ایسے کاموں میں لگ جاؤ جنسے اخلاق خراب ہوتے ہیں۔ تو اس کو عدل نہیں کہا جاسکتا۔

ہر ایک بات میں عدل

پس دین و دنیا کے تمام کاموں میں۔ کھیلوں میں پڑھائی میں۔ ماں باپ کے احکام میں دوستوں کی باتوں میں۔ استادوں کی ہدایات میں عدل کرنا۔ اور جب تم سے کوئی سلوک کرے۔ تو تم بھی اس سے سلوک کرنا تم یہ گندی عادت نہ سیکھنا کہ تم تو اوروں سے فائدہ اٹھاؤ۔ لیکن تم سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے یہی ایک بڑی وجہ تھی۔ جو کہ مسلمانوں کی ہلاکیت کا باعث ہوئی ہے پس تم میں ابھی سے یہ عادت ہونی چاہیئے کہ اگر تم پر کوئی احسان کرے تو تم بھی اسپر احسان کرو۔ سو من کیلئے تو حکم ہے کہ جتنا کوئی اسپر احسان کرے اتنا وہ ضرور اس کا بدلہ اس کو دیدے تم اپنے سب کاموں میں اسبات کو مدنظر رکھو! اور دیکھتے رہو۔ کہ کسی نے ہم پر کیا احسان کیا ہے اور ہمنے اس کا کیا بدلہ دیا ہے پس جب تم یہ خیال کروگے تو تمہارے تعلقات کا دایرہ وسیع ہوگا۔ تمہارے دوست بڑھیں گے۔ تمہارے مہربانوں کی تعداد زیادہ ہو جائیگی۔ جس سے تمہیں بہت فایدہ پہنچیگا

احسان کا حکم

پھر مومن کو عدل کا ہی حکم نہیں بلکہ احسان کا بھی ہے۔ احسان یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی تھوڑا دے تو اس کو اس سے بہت زیادہ دیا جائے۔ ماں باپ نے تم سے سلوک کیا ہے تم ان سے اس سے زیادہ بڑھ کر سلوک کرو۔ اگر ایک دوست سے تمہیں کوئی مدد ملی ہے تو تم اسکی اس سے زیادہ مدد کرو۔ یہ اسلام اعلےٰ درجہ کا اخلاق سکھاتا ہے۔ احسان میں یہ بات بھی داخل ہے کہ اگر تمہیں کوئی دکھ دے تو تم اس کو معاف کردو پس تم اپنے اندر عفو کی عادت پیدا کرو اور لوگوں سے ان کے سلوک سے بڑھ کر اچھا اور عمدہ سلوک کرو۔

ایتاءِ ذی القربیٰ کے معنی

اس کے بہت سے معنے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ معنے کئے ہیں۔ کہ دینے والا ایسا دیوے کہ اسکو خیال بھی نہ ہو۔ کہ مجھے اس کا کچھ بدلہ ملیگا تم لوگوں سے نیک سلوک کرو۔ پھر تمہارے دل میں یہ خیال نہ ہو کہ ہمیں ان سے کچھ ملیگا۔ تم اجر کو خدا تعالےٰ پر چھوڑ دو وہ بہت بڑا اجر دینے والا ہے۔

بچوں کی خیرات

یاد رکھو کہ تم سب کچھ کر سکتے ہو۔ تم اب بھی خیرات کر سکتے ہو۔ مثلاً تمکو دودھ کیلئے پیسے ملتے ہیں تو یہ کرو کہ ان میں سے کچھ بچا کر کسی غریب اور محتاج کو دیدو پھر اگر تم کسی غریب کو دو۔ تو یہ خیال نہ کرو کہ ہمیں عزت مل جائیگی۔ یا ہمارا وہ کوئی کام کرے گا۔ بلکہ یہ دینا تمہارا اخلاص اور خدا تعالےٰ کی رضامندی کے لئے ہو۔

یہ جو کچھ میں نے سنایا ہے یہ وہ احکام ہیں جو خدا تعالےٰ نے ہر ایک مسلمان بچے سے لیکر بوڑھے تک کیلئے مقرر کئے ہیں۔ اب میں ان کے مقابلہ میں وہ باتیں بتاتا ہوں جنسے خدا تعالےٰ نے منع فرمایا ہے۔

پہلی بات

ینھیٰ عن الفحشاء اللہ تعالےٰ ہر ایک قسم کی بدی سے منع کرتا ہے۔ بہت سے لڑکے ایسے ہوتے ہیں جو کہ دوسرے لڑکوں کو بدکاری کی تعلیم دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فحشاء سے روکتا ہے تو جہاں تمہارا ایک فرض نیکیاں کرنا ہے وہاں دوسرا فرض یہ ہے کہ تم فحشاء اور منکر سے رک جاؤ۔

دوسری بات

منکر ہے۔ میرے نزدیک منکر فحشاء سے زیادہ سخت گناہ ہے کیونکہ فحشاء تو وہ گناہ ہے جس سے اپنے نفس کو ہی نقصان پہنچے۔ لیکن منکر وہ گناہ ہے۔ جس سے دوسروں کو بھی نقصان پہونچتا ہے

تیسری بات

بغی ہے۔ گورنمنٹ کے مقابلہ میں سٹرائک کرنا اسی میں آجاتی ہے تو بغی کو اللہ تعالےٰ نے بہت ناپسند فرمایا ہے۔ آجکل بعض اخباروں میں ہمارے اصول کے خلاف باتیں چھپتی ہیں۔ جو کہ گورنمنٹ کے خلاف ہوتی ہیں۔ ایک مخالفت تو نیک نیتی سے کیجاتی ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ان اخباروں کی مخالفت میں ذرا بھی نیک نیتی کو دخل نہیں ہوتا۔ جو بات بھی پاتے ہیں۔ اسکی مخالفت کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ تو تم جس سلسلہ میں داخل ہو۔ اس کا کام کسی گورنمنٹ کی مخالفت کرنا نہیں۔ اس سلسلہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یہانتک لکھ دیا ہے کہ سیاہ دل ہے وہ انسان جو گورنمنٹ کی مخالفت کرتا ہے آپنے یہ بھی لکھا ہے کہ خناس میں بغاوت کرنے والوں کیطرف اشارہ ہے۔ اخبار ہمدرد میں ایک سلسلہ مضامین حاجی لقلوق کے نام سے چھپتا رہا ہے۔ اس طرز تحریر کو بھی میں بہت ناپسند کرتا ہوں۔ حاجی ہونا بھی ان لوگوں کے نزدیک ہنسی کی بات ہے

نصیحت امیر

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اگر ہمارے پاس حکومت نہیں تو ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہمیں خدا تعالےٰ سے بہت بڑے اجر ملنے ہیں۔ ان نعمتوں کے مقابلہ میں جنکا ہمسے وعدہ ہے یہ دنیا کی حکومت وغیرہ کیا حیثیت رکھتی ہے۔ پس تم میں سے اگر کسی کے دل میں ایجی ٹیشن یا سٹرائک وغیرہ کے خیالات ہوں۔ تو وہ ان کو مٹا دے دیکھو ایک سکول کا ہیڈ ماسٹر اگر یہ تعلیم دیتا ہے کہ گورنمنٹ کے سامنے جائز ایجی ٹیشن کرو۔ تو وہ اس لڑکے کو جو اس کے مقابلہ میں جائز ایجی ٹیشن کرتا ہے۔ کیوں سزا دیتا ہے اور اسکو کیوں گستاخی کی وجہ سے سکول سے خارج کرتا ہے اگر جائز ایجی ٹیشن کوئی اچھی بات ہوتی تو وہ ہیڈ ماسٹر بھی اس لڑکے کے خلاف جبکہ وہ اسکی شکایتوں کو اخباروں میں شایع کرتا کوئی نوٹس نہ لیتا۔ لیکن وہ ایسا نہیں کرتا۔ اسلئے معلوم ہوا۔ کہ جس چیز کا وہ جائز ایجی ٹیشن نام رکھتا ہے۔ اس کو اپنے لئے ناجائز سمجھتا ہے۔ اور یہی اس کے جھوٹے ہونیکی علامت ہے تو کوئی استاد کبھی یہ پسند نہیں کرتا کہ تم اس کی بات نہ مانو۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ایسے استاد کی (اگر کوئی یہاں ہے مجھے نہیں معلوم کہ کوئی ایسا ہے) ہرگز بات نہ مانو۔ تم کو اگر کوئی استاد اس قسم کی ترغیب دے تو تم فوراً ہمیں بتا دو۔ کہ فلاں استاد یہ کہتا ہے مجھے یقین ہے اور کامل یقین ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم ایسی نہیں۔ لیکن تم ایجی ٹیشن کی ہوا میں جاؤ گے۔ اور ممکن ہے کہ ایجیٹیشن پھیلانے والے اخبارات کو پڑھو جو کہ مجھے ناپسند ہیں۔ اس لئے میں یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ نے بغاوت کو ناپسند کیا ہے

اطاعت کا اصل مفہوم

گورنمنٹ کے خلاف بغاوت کرنا۔ عبادت میں بغاوت کرنا کہ ہم نماز نہیں پڑھتے روزے نہیں رکھتے اور ماں باپ کی بغاوت یعنی ان کے احکام کے خلاف کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ماں باپ کی اطاعت تو اللہ تعالیٰ نے دینا کے معاملات میں توحید کے بعد رکھی ہے اسلئے ماں باپ کی اطاعت نہایت ضروری ہے جب تم گھر جاؤ تو تمہارے ماں باپ یہ نہ سمجھیں کہ ہمارے بچے کیسے بنکر آگئے ہیں۔ ان کی کبھی بغاوت نہ کرنا ماں اگر وہ دین کے خلاف کہیں تو پھر ان کی پیروی نہ کرنا۔ اور ان کو کہدینا کہ آپ سے اعلیٰ حاکم کا یہی حکم ہے۔ جو کچھ کہ میں کرتا ہوں۔ مثلاً ایک حاکم کسی کو کہے کہ بم بناؤ تو اس کو فوراً یہ کہدینا چاہیئے کہ تم سے بڑے حاکم نے اس فعل سے منع کیا ہوا ہے۔ اسلئے میں یہ نہیں کرونگا۔ تو ماں باپ کی استادوں کی۔ دوستوں کی اور گورنمنٹ کی اطاعت کرو جب تک کہ خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں انکی اطاعت نہیں آتی۔ لیکن جب انکی اطاعت خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں آئے تو ان سب کو چھوڑ دو۔ اور اس احکم الحاکمین کی اطاعت اختیار کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ مشہور ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا کہ آپ کو مجھ سے محبت ہے تو انہوں نے کہا کہ ہاں۔ پھر پوچھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہے کہا کہ ہاں تو امام حسین رضؓ نے کہا کہ کیا؟ اس طرح آپ مشرک نہ ہوئے آپ نے جواب دیا کہ تمہاری محبت مجھے اسی وقت تک ہے۔ جب تک کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت کے مقابلہ میں نہیں آئی۔ لیکن جب مقابلہ میں آئی تو میں تمہاری محبت کی کوئی پرواہ نہیں کرونگا۔ پس اسیطرح ہر ایک مومن کو ہونا چاہیئے۔ جو انسان خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی اور کی اطاعت کرتا ہے وہ بھی باغی ہے۔ پس کوئی باغی ایک ہی ہوتا ہے تو تمہارے اندر یہ خیال ہو۔ کہ کسی بات میں گورنمنٹ سے مخالفت نہ کیجائے وہاں یہ غیرت بھی ضرور ہونی چاہیئے کہ ایسی کوئی گورنمنٹ ہے لیکن کوئی ایسی ہو کہ اگر وہ خدا تعالیٰ کے صریح احکام مثلاً نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ کو ترک کروانا چاہے تو تمہارے دلوں میں یہ استعداد ہونی چاہیئے کہ کسی گورنمنٹ کی پرواہ نہ کرو۔ کسی ملازمت کی پرواہ نہ کرو۔ کسی ملک کی پرواہ نہ کرو۔ اور جو کچھ بھی تمہیں اس کے لئے چھوڑنا پڑے اس کو چھوڑ دو۔

یہ آیت جو کہ میں نے پہلے پڑھی ہے اسلام کے احکام کا خلاصہ ہے اس میں خدا تعالیٰ نے یہ تین حکم بیان فرمائے ہیں۔ (۱) اوّل عدل کرو (۲) احسان کرو (۳) دوسروں کی مدد کرو ان کے مقابلہ میں جن باتوں سے منع کیا ہے۔ وہ ایسی باتیں ہیں۔ کہ جن میں سے کوئی بھی اچھی نہیں ہے تو تم سب کاموں میں ان باتوں کو مدنظر رکھو اگر ایسا کروگے تو تمہیں بہت بڑا فائدہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ کا تو اس میں کوئی فائدہ نہیں اگر تم ماں باپ کا ادب نہیں کرتے تو خدا تعالیٰ کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ لیکن تمہیں اسکا نقصان پہنچیگا۔ تمہارے بیٹے تمہارا ادب نہیں کرینگے۔ تم اگر اپنے استادوں کا ادب نہیں کرتے تو اگر تم استاد ہوئے۔ تو شاگرد تمہارا ادب نہیں کریں گے۔ تم اگر کسی کو بدی میں مبتلا کرتے ہو تو تمہارے بیٹے بیٹیوں کو اور لوگ خراب کریں گے۔ اگر تم کسی کے بھائی یا بیٹے کو بہکاتے ہو تو کل وہ تمہارے بھائی یا بیٹے کو بہکائیگا۔ تم اپنے آپ کو بڑے کاموں سے بچاؤ۔ اور نیک کاموں میں لگ جاؤ۔ تم بہت کچھ کر سکتے ہو۔

احمدیہ قوم میں بچوں کی کارنامے

میں نے اپنی جماعت میں ہی بعض ایسے لڑکے دیکھے ہیں۔ جنہوں نے بڑا فائدہ پہنچایا ہے۔ ایوب بیگ مرحوم خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب (جو آجکل راس المخالفین ہیں) کے بھائی تھے۔ احمدیت سے ان کو بہت بڑی محبت تھی۔ بارہ سال کی انکی عمر تھی۔ جب کہ وہ بیعت ہوئے۔ لیکن اپنے سارے خاندان کو انہوں نے ہی احمدی کیا ہے۔ حالانکہ بالکل چھوٹی عمر کے تھے۔ تم یہ خوب یاد رکھو کہ چھوٹا بچہ بھی خوب کام کر سکتا ہے۔ پچھلے دنوں کلکتہ میں ایک رئیس کا لڑکا احمدی ہوا۔ باپ نے اس کو گھر سے نکال دیا۔ اور لالچ دے کر ارتداد کرنے کی کوشش بھی کی لیکن وہ لڑکا اپنے اعتقاد پر خوب [illegible] گاؤں میں بہت سے احمدی ہو گئے ہیں۔

چھوٹوں کی تبلیغ کا اثر

تم بچوں کی تبلیغ بڑوں کی نسبت زیادہ اثر رکھتی ہے کیونکہ بڑے کو تو لوگ کہہ سکتے ہیں کہ اپنی کسی غرض اور فائدہ کے لئے ایسا کہتے ہیں۔ لیکن تم پر لوگ یہ الزام نہیں لگا سکتے [illegible] ہے کہ پہلے پہل لوگ تمہیں پاگل کہیں اور تمہاری باتوں کو نہ [illegible] لیکن جب وہ تمہارے تقویٰ اور طہارت کو دیکھیں گے تو یہ ضرور ان پر اثر کرینگی۔ تم لوگوں کیلئے نمونہ بنو تم اپنے اخلاق سے اپنے عادات سے اپنے چال چلن سے اور اپنی گفتار و رفتار سے ان کی اصلاح کر سکتے ہو۔ تم والدین۔ استادوں۔ حکومت اور سب سے بڑے حاکم خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو۔ پھر تمہارے راستے میں کوئی چیز روک نہیں ہو سکیگی۔

ایک اور ضروری بات

میں تمہیں ایک اور ضروری بات بتانا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آجکل ایک جھگڑا خلافت کے متعلق ہے اور یہ اسی آیت کی خلاف ورزی کی وجہ سے ہے یعنے کچھ لوگوں نے بغاوت کی ہے اور کہتے ہیں کہ ہمیں کسی کی اطاعت کی کیا ضرورت ہے یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسا کہ اگر ایک بادشاہ کے بعد دوسرا بادشاہ حکمران ہو تو لوگ کہدیں کہ ہم تیری اطاعت نہیں کرتے کیونکہ ہمیں اطاعت کی ضرورت نہیں ہے۔ یا ایک ہیڈ ماسٹر کے بعد دوسرا ہیڈ ماسٹر آئے اور طلباء کہدیں ہم تیری اطاعت نہیں کرتے۔ یہ جھگڑا ابھی اسی طرح کا ہے۔ اول تو میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم ایسے کام سے کام رکھو۔ تم لوگوں کو احمدی بنانے میں اپنا وقت صرف کرو۔ لیکن اگر تمہیں کسی وقت اس بات میں بھی پڑنا پڑے۔ تو سو دلیلوں کی یہی ایک دلیل یاد رکھو۔

خلافت کے متعلق ایک قوی دلیل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا۔

سپردم بتو مایۂ خویش را ✦ تو دانی حساب کم و بیش را

آپ کو وفات کے قریب یہ الہام ہوا۔ جسکا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہے کہ مسیح موعود کے منہ سے اللہ تعالیٰ کہلواتا ہے کہ میں [illegible] جماعت حضور کے سپرد کرتا ہوں۔

عرب میں ایک قصہ امرالقیس کا مشہور ہے کہ اس نے سموئیل کے پاس اپنے ہتھیار رکھے تھے۔ قیس کے دشمن [illegible] تمہارے بیٹے کو ذبح کر دونگا۔ تو سموئیل نے اپنے بیٹے کی موت قبول کی۔ لیکن امانت دینے سے انکار کر دیا اور اس میں خیانت نہ ہونے دی۔ تو بڑے تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کا کسی امانت کے رکھنے میں کوئی نقصان بھی نہیں ہوتا۔ اور وہ آپ ہی کہتا ہے کہ [illegible] پاس امانت [illegible] لیکن جب اسکے پاس امانت رکھی جاتی ہے۔ تو پہلے ہی خیانت پیدا ہو جاتی ہے [illegible] الوصیت [illegible]

کیونکہ مسیح موعود نے تو (بقول منکران خلافت) جماعت کو انجمن کے سپرد کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے پکڑ کر ایک آدمی کے ماتحت کر دیا۔ اور اس کو انکا خلیفہ بنا دیا۔ تم خوب یاد رکھو کہ دنیا میں کوئی نبی اور کوئی مامور ایسا نہیں آیا۔ جسکی تمام قوم اسکی وفات کے ساتھ ہی تباہ و برباد ہو گئی ہو اسلئے وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ساری قوم نے مسیح موعود کی وفات کے بعد ضلالت اور گمراہی پر اجتماع کیا تھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حملہ کرتے ہیں۔

تم ایسے لوگوں سے یہ پوچھو کہ اگر تمام جماعت گمراہی پر اکٹھی ہو گئی تھی تو بتاؤ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں آکر کیا کام کیا۔ کیا ایک گندی جماعت ہی بنانا انکا کام تھا اور کیا اور جگہ جیلخانے نہیں تھے۔ کہ آپ نے قادیان میں ایسے لوگ جمع کر کے ایک جیلخانہ بنا دیا۔

خدا تعالیٰ کی مدد

اس وقت پھر خدا تعالےٰ نے ایک خلیفہ کو مقرر فرما کے بتا دیا ہے کہ منکرین خلافت جھوٹے ہیں۔ اب وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ میں نے انجمن کا حق غصب کر لیا ہے۔ اگر یہ درست ہے تو خدا تعالےٰ کو چاہیئے تھا۔ کہ انکی مدد کرتا۔ لیکن تم نے دیکھا کہ خدا تعالےٰ نے کسکی مدد کی ہے۔ اور کون کامیاب ہوا ہے۔ یہاں اگر کوئی یہ کہے کہ یزید نے بھی تو امام حسین رضؓ کو شہید کرا دیا تھا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس وقت یزید بادشاہ ہوا ہے۔ اس وقت اکثر حصہ صحابہ رضؓ کرام کا فوت ہو چکا تھا۔ اور انبیاء کے زیادہ عرصہ بعد تو قومیں تباہ ہوا ہی کرتی ہیں۔ لیکن ابھی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیکھنے والے اور آپکے بہت سے اصحاب موجود ہیں۔ اسلئے یزید کی مثال اسوقت کے مطابق حال نہیں ہو سکتی۔ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم کہ خلیفے ہوتے رہیں گے اور ضرور ہوتے رہیں گے جسطرح پہلے نبیوں اور ماموروں کے بعد خلیفے ہوتے رہے ہیں۔ اسی طرح اب بھی ہونگے۔ کیا اس آیت کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی خصوصیت تھی۔ نہیں۔ بلکہ یہ تمام نبیوں کے متعلق ہے کہ جسطرح پہلے نبیوں کے بعد خلیفے ہوتے آئے ہیں۔ اسی طرح آئندہ بھی ہر ایک نبی کے بعد خلیفے ہوتے رہیں گے۔

حضرت مسیح موعود کی ڈائری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ سے بڑھ کر کسی احمدی کیلئے اور کوئی بات سچی اور قابل عمل ہو سکتی ہے۔ آپ نے وفات سے تھوڑا عرصہ پہلے یعنی ۱۴۔ اپریل ۱۹۰۸ء کو ایک تقریر فرمائی اس میں فرماتے ہیں (جو کہ اس وقت چھپ گئی تھی) کہ "جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے۔ اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے۔ اور پھر گویا اس امر کا ازسرنو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے" ایک الہام میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام شیخ رکھا ہے الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ اس سے پتہ لگتا ہے کہ آپ کے بعد بھی ضرور سلسلہ خلفاء جاری رہیگا۔

سچے خلیفے کی پہچان

وہ خلیفہ جس کو خدا تعالےٰ مقرر کرتا ہے۔ اسکی سچائی کی یہ پہچان ہے کہ کوئی اس کو تباہ اور ذلیل نہیں کر سکتا۔ اور کوئی اس کے مقابلہ میں نہیں آسکتا۔ اگر تمہیں کوئی کہے کہ خلیفہ جھوٹا ہے تو تم اس کو کہو کہ اسکا مقابلہ کر لو اور تم قسم کھا کر اس بات کا اعلان کر دو کہ اگر خلیفہ جھوٹا ہے تو اس پر عذاب نازل ہو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر نازل ہو۔ پھر اگر وہ عذاب کے ماتحت نہیں آتا تو ہم کہتے ہیں کہ وہ سچا خلیفہ ہے۔ منکران خلافت کے جھوٹا ہونے کی بڑی بھاری نشانی یہ ہے کہ وہ دن بدن کم ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ہم زیادہ ؟ ابوسفیان کے سامنے صداقت کی یہی نشانی بیان کیگئی تھی۔ یزید کے زمانہ میں بھی امام حسین رضی اللہ عنہ کی جماعت بڑھتی ہی گئی۔ اور آخرکار بنو عباس کو اپنے اس قدر غلبہ حاصل ہو گیا کہ انہوں نے ان کی لاشوں پر دسترخوان بچھا کر روٹیاں کھائیں اور ان کا نام و نشان دنیا سے معدوم کر دیا کیا اب کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ میں یزید کی اولاد ہوں۔ حالانکہ اس کے بیٹوں میں سے بعض مخلص مسلمان بھی ہوئے ہیں دوسری طرف امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد کو دیکھو تو ہزاروں آدمی ایسے پائے جاتے ہیں جو کہ جھوٹ موٹ اپنے آپ کو ان کی اولاد بتاتے ہیں۔ تو امام حسین رضؓ کی سچائی کی یہ دلیل ہے کہ ان کو اس قدر عزت نصیب ہوئی ہے کہ وہ دن بدن کہ جو انکی اولاد میں سے نہیں ہیں وہ بھی اپنے آپ کو ان کیطرف منسوب کرتے ہیں۔ لیکن یزید کی جو واقعی اور سچی اولاد ہے وہ بھی اس سے علیحدہ رہنا ہی پسند کرتی ہے جو کہ اس کے جھوٹا ہونے کا ثبوت ہے۔ تو ہم بڑھ رہے ہیں اور وہ روز بروز کم ہو رہے ہیں۔ ان کی جماعت میں سے بھی کئی علیحدہ ہو کر ہم میں مل رہے ہیں اور جس قدر ان تمام کی تعداد ہے۔ اس سے زیادہ تو ہم قادیان کے اردگرد گاؤں میں ہی دکھا سکتے ہیں۔

جھوٹے ہونیکی دلیل

اکثر لوگوں کو وہ یہ دھوکا دیا کرتے ہیں کہ ہم نے بڑی بڑی خدمتیں کی ہیں۔ ہم نے قربانیاں کی ہیں ہم کہتے ہیں کہ یہی تمہارے جھوٹے ہونیکی دلیل ہے۔ کہ تم باوجود بڑے بڑے خدام ہونے کے بھی عزت حاصل نہیں کر سکے۔ اگر تم خدمتیں نہ کرتے اور پھر ذلیل ہو جاتے تو اور بات تھی۔ لیکن خدمتیں کرنے کے باوجود تمہارا عزت نہ پانا تمہارے جھوٹے ہونے پر دلالت کرتا ہے اور ان کاموں کو تم کسی قابل نہ سمجھتے تھے۔ عزت پا جانا انکی صداقت کا ثبوت ہے۔ اگر میرے مقابل میں معمولی آدمی اٹھتے تو کہا جا سکتا تھا کہ ان بیچاروں کا بس نہ چلا اسلئے یہ غالب آگئے۔ اور اس نے خلافت کو غصب کر لیا۔ مگر خدا نے میرے مقابل پر بڑے بڑے بارسوخ لوگوں کو کھڑا کر کے اور پھر انہیں ناکام رکھ کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ خلافت اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ اور اس کے منشاء کے مطابق ہے

خدا تعالیٰ کا فیصلہ

(دیکھو میں نے اسی مسجد اقصیٰ) میں کھڑے ہو کر قسم کھائی تھی کہ اگر میں نے انصار اللہ کی انجمن کسی سازش یا اپنی ذاتی غرض کے لئے بنائی ہے تو خدا تعالیٰ کی مجھ پر لعنت ہو اور خدا مجھے ہلاک کر دے۔ اور مسجد نور میں بھی ایک شخص نے قسم کھائی تھی کہ اگر میں نے ٹریکٹ نیک نیتی سے نہیں لکھا تو خدا تعالےٰ مجھے ذلیل کر دے تم نے دیکھ لیا ہے کہ مجھے تو خدا تعالےٰ نے تین مہینے بعد خلیفہ بنا دیا اور تم کو میرے سامنے جھکا دیا۔ لیکن اس کو ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر ہی ذلیل کر دیا۔ یہ وہی شخص تھا جس نے چند دن ہی پہلے اس پاک جماعت کے لوگوں کو کہا تھا کہ تم سے جوتیاں مار کر چندہ وصول کیا جائیگا۔ تو انہوں نے اس بات کو اپنے لئے قابل فخر سمجھا تھا۔ کہ شکر ہے ہم ایسے آدمی کی جوتیاں کھانے کے قابل ہو گئے ہیں۔ اسلئے کسی نے اس کی بات سے برا نہیں منایا تھا۔ لیکن قسم کھانے کے چند گھنٹے بعد جب اس نے کھڑے ہو کر کہا کہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں تو انہی لوگوں نے کہہ دیا کہ اب تمہارے کہنے کی کوئی ضرورت نہیں

مبارک
۲۴۔ تاریخ
سے سنی گئی
بشیر احمد اور
نے بی اے

ہم سننا نہیں چاہتے - اسکی کیسی ذلت ہوئی - تو اگر کوئی خدا ہے اور ضرور ہے تو اس نے ثابت کر دیا ہے کہ میری قسم سچی تھی - اور اسکی جھوٹی تھی - کیونکہ اگر اس نے ٹریکٹ بدنیتی سے نہیں لکھا تھا تو اللہ تعالےٰ نے اس کو ذلیل کیوں کیا - اللہ تعالےٰ نے اس کے جھوٹا ہونے پر مہر لگا دی ہے - اور اس کی اور اسکے ساتھیوں کو فاسق قرار دیا ہے -

خدا سے زیادہ رحیم

بعض لوگ ایسے ہیں ہو کہ خدا تعالےٰ سے بھی زیادہ رحیم بننا چاہتے ہیں - کہتے ہیں کہ نہیں جی وہ فاسق نہیں ہو سکتے - کیونکہ انہوں نے بڑی بڑی خدمتیں کی ہیں - حالانکہ خدا تعالےٰ ان کو فاسق کہتا ہے - سعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جو کہ ہجرت سے پہلے اسلام لائے تھے - لیکن جب اس نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نہ مانا - اور آپ کی بیعت نہ کی - تو صحابہ کرام نے اس کا فاسق ہی نام رکھا - اور ایک نے کہا - کہ اس روز کوئی مرتد ہی تھا جس نے بغیر جماعت رہنا پسند کیا ہے - سعد بیٹھا ہوا تھا کہ اوپر سے لوگ بیعت کرنے کے لئے گذرتے جاتے تھے تو اس نے کہا کہ کیا مجھے مار ہی دو گے تو انہوں نے کہا مرنے دو منافق ہے یہ وہی شخص تھا - جو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے ہجرت کر کے آیا تھا - اور کہتا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر قربان ہو جاؤں گا - اور آپ کی جان و مال سے مدد بھی کی تھی اور یہ بارہ نقبا میں سے بھی تھا - لیکن باوجود اتنی خدمتوں کے جب اس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کی تو اس کا نام منافق رکھا گیا - اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو اس کا قتل کر دینا بھی جائز سمجھا -

منکرین خلافت کی نسبت خدا تعالیٰ کا فیصلہ موجود ہے ہم خود کسی کو فاسق نہیں کہتے - لیکن خدا تعالےٰ ان کو فاسق کہتا ہے اسلئے میں اگر ان کو فاسق نہ کہوں تو گویا میں جھوٹا ہوں - اور مجھ پر اپنی خلافت پر ایمان نہیں - اگر میں سچا خلیفہ ہوں اور لیستخلفنھم کی آیت والا خلیفہ ہوں تو میرا فرض ہے کہ میں منکرین خلافت کو وہی سمجھوں جو کہ خدا تعالےٰ نے ان کا نام رکھا ہے

عبرت انگیز حالات

کل ہی ایک خدمتیں کرنے والوں میں سے ایک بڑے مشہور آدمی کا حال سنا ہے مجھے اس نے لکھا تھا کہ آپ کا ٹریکٹ "کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے" پڑھا ہے - آپ نے بہت نرمی سے کام لیا ہے مجھے ڈر ہی کہ آپ کا انجام خراب نہ ہو - اور پھر اسی نے لاہور یہ تار دیا تھا کہ دباؤ سے بچاؤ اور میاں کو مجبور کرو - دیکھو اس نے مجھے کہا تھا کہ تمہارا انجام برا ہوگا - لیکن خدا نے اس کا انجام برا کر کے دکھا دیا اب وہ قرآن شریف کو ایک امی کے تخیلات کا مجموعہ اور بے ربط کلام کہتا ہے - انبیاء کے الہامات اور پیشگوئیوں سے منکر ہو گیا ہے - نماز کی پابندی سے آزاد ہو گیا ہے - تو میں خدا تعالےٰ کی ان تائیدوں کو دیکھتے ہوئے کس طرح کہوں کہ میں خلیفہ نہیں ہوں -

منکرین خلافت کے متعلق فیصلہ

پس اگر میں خلیفہ ہوں تو میرے نہ ماننے والے فاسق ہیں - اور اگر وہ فاسق نہیں ہیں تو میں خلیفہ نہیں ہوں - ہم کسی کو گالی نہیں دیتے - کسی کا دل نہیں دکھاتے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی خلافت کے منکروں کے لئے یہ فتویٰ ہے - ہم اس کو چھپاتے نہیں - عیسائی قوم کو ہم کافر کہتے ہیں - تو کیا گورنمنٹ ہمیں یہ بات کہنے پر سزا دیتی ہے - ہرگز نہیں - کیونکہ گورنمنٹ سمجھتی ہے کہ یہ ہمارا مذہبی عقیدہ ہے اور ہمیں اسلام کہتا ہے کہ جو مسلمان نہیں وہ کافر ہے - اسلئے گورنمنٹ ناراض نہیں ہوتی - اسی طرح فاسق کوئی گالی نہیں یہ ایک مذہبی حکم ہے - فاسق عہد شکن کو کہتے ہیں - ان لوگوں نے ایک عہد کیا تھا - اس کو انہوں نے توڑ دیا - اس لئے اب خدا تعالےٰ سے بھی انکا تعلق ٹوٹ گیا ہے انہوں نے خواہ کتنی خدمات کی ہیں - لیکن اب انکا کوئی لحاظ نہیں کیا جائیگا -

جیسی حالت ویسا سلوک

عبداللہ بن ابی السرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کاتب وحی تھا - لیکن جب وہ مرتد ہو گیا تو سب صحابہ نے اس سے قطع تعلق کر لیا - اور کسی نے اسکی خدمات کا لحاظ نہ کیا - اور اس کو مرتد ہی کہتے رہے - مگر جب پھر وہ مسلمان ہو گیا تو اس کو مسلمان ہی کہنے لگے - تو جیسی کسی کی حالت ہوتی ہے ویسا ہی اس سے سلوک کیا جاتا ہے اگر کوئی کسی زمانہ میں قوم کا خادم تھا - تو وہ محذوم بھی تھا - لیکن جب اس نے جماعت کو تباہ کرنا چاہا - تو خدا تعالےٰ نے اس کو ذلیل کر دیا

احتیاط کرو

تمہیں جہاں یہ جھگڑا پیش آئے - وہاں بہت احتیاط سے کام لو - اگر کوئی بدگوئی کرتا ہے تو اسکی پرواہ نہ کرو - آج اگر وہ فاسق ہے - تو کل کافر ہو جائیگا - ایک دوست نے ایک واقعہ سنایا کہ ایک شخص نے پہلے خلافت کا انکار کیا تھا - پھر اس نے کہا کہ میں تو اب خدا کا بھی قایل نہیں رہا - کیونکہ مرزا صاحب کے تین بیٹے تھے - تینوں نے خلافت کو مان لیا - تو معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب گھر میں یہی تعلیم دیتے تھے کہ میں نے یہ کھیل بنائی ہوئی ہے - میرے بعد تم بھی کھیل بنا لینا - تو میں تو اسلام مرزا صاحب کی وجہ سے لایا تھا - اگر مرزا ہی جھوٹا ہے - تو معلوم ہوا کہ خدا بھی نہیں ہے - تو جو شخص پہلے بدگوئی کرتا ہے - اسکا انجام بہت برا ہوتا ہے - اور یہ بھی ہماری سچائی کی دلیل ہے - کیونکہ اگر کسی جھوٹے کی نسبت بدگوئی کیجائے - تو کبھی انجام برا نہیں ہوتا -

خاتمہ

تم کو میں نے چند نصایح کی ہیں - ان کو یاد رکھو - آپس میں نیک سلوک کرو - تاکہ لوگ اس سے نیک نتیجہ نکالیں - یہاں سے چلو - تو ایک لڑکے کو اپنا امیر بنا لو - یہ اسلام کا طریق ہے - وہی تمہیں نمازیں پڑھائے اور اسی کی ہدایت کے ماتحت تم کام کرو - وہ جو کچھ کہے - بشرطیکہ وہ شریعت کے خلاف نہ ہو - اسکی فرمانبرداری کرو اور اپنے اندر بچپن سے ہی فرمانبرداری کی عادت ڈالو - اگر اس عمر میں تم میں یہ عادت نہ ہوگی تو بڑے ہو کر تمہیں بہت دکھ اٹھانا پڑے گا - استادوں سے ملکر جاؤ - اگر کسی نے اپنے استاد کے حکم کی خلاف ورزی کی ہو تو وہ سچے دل سے معافی مانگ لے - خبر نہیں کہ وہ استاد مر جائے یا تم مر جاؤ - تم بیعت کو یاد رکھو اور ان احکام پر عمل کرو - معلوم نہیں واپس آکر مجھے تم زندہ پاؤ گے یا نہ اور یا تم میں سے کون کون زندہ واپس آئیگا - پس ان باتوں کو نصیحت نہیں بلکہ **وصیت سمجھو** اور خوب یاد رکھو -

(۱) رستے میں نمازیں باقاعدہ پڑھنا (۲) آجکل برسات کے دن ہیں اور ان دنوں میں ہیضہ پھیلا کرتا ہے - اسلئے تم جو چیز کھاؤ - اس میں بدپرہیزی نہ کرنا - اور زود ہضم چیزیں کھانا - (۳) جس مجلس میں بیٹھو ہمیشہ تہذیب اور سلیقہ سے بیٹھو کہ لوگ خوش ہو جائیں - تاکہ ان کے دلوں میں بھی تحریک ہو - کہ ہم بھی اپنے لڑکے قادیان بھیجیں (۴) جو تمہارا امیر مقرر کیا جائے اسکی سوائے دین کے خلاف حکم کے سب باتوں کی فرمانبرداری کرو (۵) گھر پہنچو تو اسلام علیکم کہو - بعض لوگ اس کو ناپسند کرتے اور کہتے ہیں کہ پتھر کیطرح سلام پھینکتے ہیں - ان کو کمزور دل ہونے کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پتھر کیطرح لگتی ہے - اسلئے تم ہمیشہ پتھر مارنا - تاکہ ایسے بودے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں (۶) صبح اٹھ کر سورج کے چڑھنے تک روزانہ قرآن شریف

مبارک - مبارک

ی صبح کو یہ خبر بڑی مسرت ا - کہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناب ماسٹر عبدالرحمن صاحب س کر لیا ہے - الحمد للہ مفصل پہنچ (ایڈیٹر)

پڑھنا اور دعائیں کرنا۔ (۷) روزہ رکھنے کیلئے اٹھو۔ تو تہجد کی نماز بھی پڑھنا۔ اور بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ نہ چھوڑنا (۸) گھر جاکر ماں باپ کیلئے دکھ کا باعث نہ ہونا۔ کہ یہ بھی دوہ نواد۔ جسطرح وہ کہیں اسی طرح کرنا۔ (۹) چھوٹے بھائی۔ بھتیجوں۔ ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں کا ادب کرنا۔ اور ان کو اپنا نیک نمونہ دکھانا۔

دعا ان باتوں پر عمل کرنا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو تم تمام گندی باتوں سے بچائے۔ اور تم میں نیک صفات پیدا کرے تاکہ اسلام کیلئے تم اچھے سپاہی بنجاؤ۔

مراسلات

ایک خط اور اس پر ریویو

یہ خط بہت مدت سے پڑا تھا۔ نامہ نگار صاحب کی اطلاع پر تلاش کرکے شائع کیا جاتا ہے (ایڈیٹر) دہو ہذا:۔

اخویم مکرم جناب چوہدری صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

الناس آنکہ یہاں سے جو احدی احباب سے اچھی طرح معلوم ہوا۔ کہ صرف چند احباب ہی اسبات کے برخلاف نہیں ہیں بلکہ نوے فی صدی ایسے ہیں جو متفق ہیں۔ کہ خلیفہ قوم سے یہ مراد نہیں ہے کہ صرف حضرت صاحب کے خلف ہیں اسلئے جلدی سے انکی بیعت کرلیجائے۔ نہیں بلکہ اس میں خصوصیت ہونی چاہیئے۔ جیساکہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا ہے۔ انکی وصیت پر غور فرمادیں حضرت میاں صاحب صرف ایک مومن ہیں۔ جیساکہ ہماری جماعت میں انشاء اللہ (تمام جماعت ہے) اکثر احباب ہیں اور کوئی خصوصیت نہیں ہے آپ غور فرمادیں کہ خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ مگر ہمیں یہ طریقہ بتادیا ہے کہ سب مومن مکر شوریٰ کریں۔ پھر جسکو زیادہ گروہ پسند کرے وہ مقرر ہونا چاہیئے۔ مگر یہاں تو نہ کسی نے شوریٰ کیا یا پانچ چھ صد آدمی جو صرف دیہات وغیرہ کے جاہل مطلق آدمی تھے۔ فوراً صرف اسی وجہ سے کہ یہ حضرت صاحب کے صاحبزادہ ہیں۔ بیعت کرلی۔ اگر خلیفہ کا یہی مقصد ہو تو دنیا میں اور گھوڑے گدی نشین ہیں۔ نہیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا وہ اس قابل ہیں کہ وہ ساری قوم کا بوجھ روحانی وجسمانی اٹھاسکتے ہیں یا نہیں؟ اول تو انکی عمر ہی چھوٹی ہے اس لئے وہ اس قابل نہیں ہوسکتے۔ ان سے بدرجہا ہمارے سلسلہ میں انشاء اللہ تعالیٰ خادم اور متقی اور ایثار نفس کرنیوالے موجود ہیں مگر وہ ایسا نہیں کرتے کہ جھٹ سے بیعت لینے کیلئے تیار ہوجاویں۔ اور حضرت صاحب کے پرانے احباب کی رسوائی کریں۔ اور اپنے نفس کے پیچھے کسی کی بات ہی نہ سنیں۔ امید ہے۔ کہ آپ کو مولوی محمد علی صاحب کا ٹریکٹ پہونچ گیا ہوگا۔ اسکو بھی پڑھیں اور پیغام صلح پر غور فرماویں۔ اور زور زور سے دعائیں کریں۔ انشاء اللہ خود بھی انشاء صدر لما انشراح صدر) ہوگا۔ عنقریب ایک جلسہ بھی لاہور میں یا قادیان میں ہوگا۔ بطور شوریٰ ہوگا۔ یعنی کل بڑے بڑے احمدی سیکرٹری وغیرہ ملکر کریں گے امید ہے کہ آپ بھی حاضر ہوں گے والسلام (از خاکسار عبدالغنی احمدی لاہور)

برادران حضرت خلیفۃ المسیح موعود حکیم نورالدین صاحب مرحوم مغفور علیہ الرحمۃ کی وفات کے بعد کے واقعات مولانا حضرت سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے اشتہار پیغام حق میں یہ تفصیل درج فرمادیئے ہیں اور اکثر ممبران انجمن معتمدین نے ان واقعات کی تصدیق فرمائی ہے حق و باطل میں تمیز انہیں واقعات سے خوب ظاہر ہو جاتی ہے۔ طرفہ تو یہ ہے کہ وہی اصحاب جو کہ پہلے خاص جلسہ میں خلیفہ کیضرورت یا عدم ضرورت پر بحث کرتے تھے وہی مسجد نور میں جبکہ انتخاب خلیفہ ہورہا تھا موجود تھے اور حاضرین کی تعداد اس وقت کوئی چھپی ہوئی نہیں تھی جسکو بالاتفاق تقریباً ۲ ہزار بتایا جاتا ہے جس میں بڑے بڑے علماء اور فضلاء موجود تھے۔ اور نیز ہندوستان کے تقریباً ہر حصہ کے نمائندے اور قایمقام سیکرٹریاں یا سیر مجلس انجمنہائے اس میں شامل تھے۔ جیساکہ اعلان مورخہ ۱۵۔ مارچ ۱۹۱۴ء مندرجہ الفضل نمبر ۴۰ جلد اول سے بھی عیان ہے۔ پھر تعجب اور حیف ہے کہ اس پاک مجمع کو پانچ چھ صد جاہل مطلق آدمیوں کا مجمع قرار دیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ مجلس شوریٰ قایم نہیں کیگئی۔ ایسے بڑے مجمع میں جہاں کہ کسی فرد و بشر کو بھی آنیسے کوئی رکاوٹ اور بندش نہیں تھی۔ اور جس میں خود مولانا محمد علی صاحب اور آپ کے ہم خیال بھی تشریف فرما تھے باضابطہ سب سے پہلے الوصیت حضرت خلیفۃ المسیح موعود مولوی نورالدین صاحب مرحوم مغفور علیہ الرحمۃ کو حضرت نواب صاحب نے کیا اسی طرح پیش نہیں کیا جسطرح مورخہ ۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو خلیفہ مرحوم مغفور علیہ الرحمۃ کے ارشاد کے ماتحت حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب نے اسکو تین بار باآواز بلند حاضرین کو سنایا تھا؟ اور کیا اس وصیت کو قوم کے پیش کرنے سے سوائے اس کے اور کوئی غرض اور مقصد بھی ہوسکتا تھا۔ کہ قوم اس وصیت پر صدق دل سے عمل کرے اور انتخاب اور تقرر عہدہ خلافت اور امامت میں پوری امانت دیانت اور امانت سے کام لے؟ اور کیا اس وقت یا اس سے کبھی پیشتر حضرت صاحبزادہ صاحب نے کبھی خواہش ظاہر کی۔ کہ قوم مجھے ہی خلیفہ بنادے؟ اور کیا اس وقت حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب امروہی کی پرجوش اور معقول تقریر حاضرین کے دلوں میں کھب نہیں گئی کہ صاحبزادہ صاحب ہی اس منصب جلیلہ کے اہل اور قابل ہیں۔؟ اسپر چاروں طرف سے جب میاں صاحب کے نعرے بلند ہونے لگے اور حاضرین نے اصرار کیا کہ انکی بیعت حضرت صاحبزادہ صاحب ہی قبول و منظور فرماویں تو مولانا محمد علی صاحب کا اسوقت اٹھ کھڑے ہونا چہ معنے دارد؟ اور اگر حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس وقت بیعت لینی شروع کردی۔ تو کونسی بے ضابطگی اور بے قاعدگی ظہور پذیر ہوئی۔ اور اسوقت مجلس شوریٰ میں وہ کونسی ایسا شخص تھا جسنے حضرت صاحبزادہ صاحب کو خلیفہ اور امام مقرر کئے جانے کے برخلاف آواز اٹھائی ہو۔ اور اسکی شنوائی نہ ہوئی ہو؟ اور پھر کیا حضرت صاحبزادہ صاحب ایک نعمت غیر مترقبہ کو پھینکدینے اور ناشکروں میں (نعوذ باللہ من ذلک) شمار ہوجانا پسند کرتے؟ کیا کوئی شخص اپنے لئے ایسا پسند کریگا؟ ہرگز نہیں پھر حضرت صاحبزادہ صاحب پر اسقدر بیباکی اور گستاخی سے یہ الزام کیوں لگایا جاتا ہے۔ کہ اپنے نفس کے پیچھے کسی کی بات ہی نہ سنی؟ فقط اس لئے کہ خداوند عزیز حکیم نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت بنایا۔ خدا غیور سے ڈرو اور تقوی اختیار کرو۔ اور ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈالکر فکر کرو کہ آیا کسی شخص کا کسی نبی کے گھر پیدا ہونا اسے عہد خلافت اور امامت کے قبول کرنے کے منافی ٹھہر جاتا ہے۔ کیا حضرت ابراہیم ؑ ابوالانبیاء نے حضرت سبحانہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا نہیں کی تھی۔؟ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي اور کیا پھر انکی دعا سمیع علیم ذات نے حضرت اسمٰعیل اور حضرت یعقوب والاسباط میں پوری نہیں کی تھی؟ (باقی آئندہ)

خوشخبری خوشخبری خوشخبری

تمام الحباء اور ڈاکٹروں کو اور عام لوگوں کیلئے یہ خبر بڑی خوشی اور موجب مسرت ہوگی۔ حضرت علامہ دوران سیدنا نورالدین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیاض یعنی مجربات نورالدین حصہ سوم چھپکر تیار ہو رہی ہے، تمام احباب جنہوں نے یہ کتاب خریدنی ہو دفتر الحکم میں اپنی اطلاع بھیج دیں ۱۰ر کاوی پی ہوگا۔

مینجر اخبار الحکم)

Digitized by Khilafat Library

ایک نعمت

دق۔ سوزش حلق۔ دمہ کے مریضوں کیلئے ایک بڑی نعمت

کاسنتک گولیاں درحقیقت مذکورہ بالا امراض کا فوراً خاتمہ کردیتی ہے اور پھیپھڑوں کی امراض کا مجرب علاج ہیں۔ حلق کی خرخراہٹ آواز کے بھدے پن اور دوسری تمام شکایات جو موسم کی تبدیلی یا سردی کے ہوجانے سے پیدا ہوجاتی ہیں ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتی ہیں۔ گویوں کیلئے بڑا مفید ہے یہ اپنی آواز برقرار رکھنے کے لئے بہت ضروری ہیں فوراً منگائیں۔

قیمت فی ڈبیہ یعنی ۵۰ گولیاں ایک روپیہ (عہ)

منگانے کا پتہ

ویدشاستری منی شنکر گوبندجی آسنتک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ سے منگائیں۔

مجھے سخت افسوس ہے

مجھے اپنے مولا کریم کی صادق اور سچی قسم ہے کہ مجھکو ہر وقت آنکھوں کے مریضوں کی حالت زار پر سخت افسوسناک رحم آتا ہے میں چاہتا ہوں کہ ہندوستان بھر میں کوئی بھی آنکھوں کا بیمار نہ رہنے پاوے اس غرض کیلئے میں نے نایاب انجن کی قیمت میں نہایت ہی تخفیف کردی تھی یعنی بجائے پچاس روپیہ تولہ کے عوام سے صرف تین روپیہ تولہ لیا جاتا ہے جو **ایک قابل قدر رعایت ہے اگر نایاب انجن کسی اور کے پاس ہوتا** تو خدا جانے وہ اسکی کسقدر بھاری قیمت مقرر کردیتا مگر مجھکو ان برادران کی حالت زار پر سخت افسوس ہے کہ نایاب انجن کو بھی ابتک چند لٹیرے بازاری (حرام خوروں) طبیبوں کے زمرہ میں شمار کرتے چلے آتے ہیں اور نرا کھانے کمانے کا ہی ڈھنگ خیال فرماکر اور اپنے پیسے ضایع ہوجانیکا اندیشہ کرکے نایاب انجن کو نہیں منگانا چاہتے۔ اور نایاب انجن کے اشتہار کے مضمون کو فرضی تعریف ہی جانتے ہیں۔ مگر وہ دوست اشتہار کو دیکھکر فوراً ہی نایاب انجن کو منگا لیتے ہیں۔ جبکہ ان کو معلوم ہوجاتا ہے کہ نایاب انجن کا موجد فرقہ احمدیہ میں سے ہے اور ساتھ وہ مکمل دو بیہ انعام بھی شایع کررہا ہے کہ اگر نایاب انجن غیر مفید یا تمام مرض چشم پر غیر مفید ثابت کردو تو مکمل دو بیہ انعام دونگا جسکو وہ بذریعہ عدالت کے بھی لے سکتا ہے کیا آپنے کسی اشتہار میں ایسا انعام دیکھا یا سنا ہرگز نہیں یہ فخر اللہ تعالےٰ نے نایاب انجن کو ہی دیا ہے اور کو حاصل نہیں۔ ان [illegible] کو دور کرنیمیں نظیر نہیں آنکھوں کا درد۔ آنکھوں کا دکھنا بچوں کی آنکھوں کا دکھنا۔ کرے۔ ورد۔ ٹیس۔ سرخی پلک و چشم۔ ابتدا موتیابند و ناخونہ۔ پلکوں کے بالوں کا گرنا۔ خارش چشم۔ پلکوں کا گلجانا۔ روشنی میں آنکھوں کا نہ کھلنا جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ پیپ نکلنا۔ پلکوں کا آپس میں چپٹنا۔ ہر وقت پانی بہنا۔ آنکھوں پر آپے بہنا۔ آنکھوں میں ریت کنکر معلوم ہونا۔ آنکھوں کا تھکنا۔ ضعف نگاہ۔ محافظ جملہ امراض چشم وغیرہ وغیرہ

ملنے کا پتہ:۔ (حکیم بصیری فضل احمد خوشنویس موجد رفیق حیات قادیان دارالامان ضلع گورداسپور)

دن آگئے

موسم برسات میں سبھی کو تھوڑا بہت بارش کے مرطوبیت کی وجہ سے کھانسی ہو جایا کرتی ہے اور دن رات کسی وقت چین نہیں لینے دیتی۔ کف نہیں نکلنے کی وجہ سے ایک قسم کی غرغراہٹ ہوا کرتی ہے اور کھانستے کھانستے جان ذبح میں آجاتی ہے اسلئے کھانسی ہوتے ہی فوراً اسکی تدبیر کرنی چاہیئے جو نہایت آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر ایس کے برمن کے کف کھانسی کے دوا کی ایک شیشی لیکر گھر میں ڈال رکھیئے جو دو تین ہی خوراک میں آرام کر دیتی ہے قیمت شیشی کلاں عہ خورد ۸ ر مصولڈاک ۶ ر ۵ ر ۱ دوبات ہر ایک دوکاندار دوا فروش سے ملیگی ورنہ کارخانہ سے ہی طلب فرمایئے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند ٹ اسٹریٹ کلکتہ

صحت کس طرح حاصل کرنا

[illegible]

Doan's Backache Kidney Pills Co's

KIDNEY COMPLAINTS

دو روپیہ جگہ یا چھ شیشیوں کے پتہ تمام دوافروش فروخت کرتے ہیں یا ڈوان۔ پی۔ او۔ باکس ۲۰ بمبئی کے پاس سے۔

ڈوان کا صرف ہم ڈونس اینٹ سنتا ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کا خارش کھجلی نہ ہو فوراً کم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت تو ایک ہی ڈبیا اچھا جن بیٹھ دیا ہر قسم کی ہوائی یا خونی یا سرخ باد۔ کھرجوا۔ کیڑ۔ چنبہ۔ داد اور جلد کی سب طرح کی سوزش تکمین۔ بثور۔ اور خارش وغیرہ کو بہت جلد شفا ہوتی ہے ہمیں بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے۔ تمام دوکاندار کے پاس تبت جگہ دو روپیہ فی ڈبیا۔

کسی جگہ کی سیر کا لطف

کبھی بھی نہیں آسکتا۔ جب تک کہ اس جگہ کی گائڈ میپ اسکے پاس نہ ہو کوئی انگریزی گائڈز کے بغیر کبھی کسی شہر میں جانا پسند نہیں کرے گا۔ چاہے اسکے درجنوں دوست وہاں موجود ہوں شملہ جاکر اگر آپ پورا لطف اٹھانا چاہتے ہیں تو

پنڈت ٹھاکر دت شرما دیدی کی تیار کردہ

سیر شملہ

کو اس کو پنڈت جی نے بڑے شوق سے خود ہر ایک جگہ کی سیر کر کے لکھا ہے کل سیر گاہیں میلے پہاڑی لوگوں کے ادیان کی رسوم۔ گورنمنٹ کمیٹی کے قواعد۔ عمارتوں اور انسٹی ٹیوشنوں کا بیان۔ خرید و فروخت کی اشیاء رستے آنے جانے اور ارد گرد کے بیس بیس میل تک کے حالات۔ ہر سیر گاہ پر جانیکے وسائل ان کا مفصل بیان اسطرح پر کیا ہے کہ گویا پڑھتے ہی آپ سیر کر رہے ہیں۔ وہاں کی بوٹیوں کا بھی بیان ہے جو دیکھنے کے قابل ہے جو لوگ شملہ جانے والے ہوں یا شملہ پہونچ گئے ہوں۔ ان سب کو فوراً اس کو منگوانا چاہیئے آپ کا وہاں دوست ہے بھی تو بھی ایسی کتب میں بہت سی باتیں ایسی ملتی ہیں جو کہ ان لوگوں کو معلوم نہیں ہوتیں میں تو کہتا ہوں کہ جو شملہ جانا نہیں چاہتے ان کو بھی منگوا کر شملہ کی سیر کا گھر بیٹھے لطف اٹھانا چاہیئے کاش کہ ہمارے لوگوں کے اندر رہنما کتب پاس رکھنے کا شوق زیادہ ہو قیمت برائے ثانی جلد مجلد

ملنے کا پتہ مینجر کارخانہ امرت دھارا لاہور

بچوں کی تندرستی

والدین کیلئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر

موجب ہوتا ہے بچہ اگر
تندرست نہ ہو تو اس کو فوراً
اسکاٹس ایملشن دینا چاہیئے
اسکے دو وہ میں چند قطرے
ملا کر دیتے ہے بچہ میں بڑا فرق
ہو جاتا ہے جو تندرستی کی یقینی علامت ہے
اسکے
استعمال چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے
ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا

اسکاٹ اینڈ بون مینیجو فیچرنگ کیمسٹس لنڈن

سچائی جھلکتی ہے

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے، کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے ہی نہیں چلتا بلکہ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ مثلاً ہمارا ہی دھوکا ہے معجون طلسمی توائے تناسل کیونکہ اس کے دونوں مختلف بیماریوں کی وجہ سے عام طور پر شکایت سنی جاتی ہے میں نے اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جسکے چند روز کے استعمال سے امراض متعلقہ توائے تناسل فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر ایک قسم کی شکایات کیلئے انشاء اللہ مفید ہے قیمت فی بکس (عہ) طلسمی

زیادہ سالی کی وجہ سے اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہونچتی ہے اس طلسمی سے فایدہ اٹھائیں انشاء اللہ مفید ہوگی ضرور ہی اس کو خرید پائینگے

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا قیمت فیتولہ ۸ ر

سنون دندان۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا قیمت فی بکس ۴ ر

حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڑھ ضلع دہلی